نظم اجتماعی میں سیرت طیبہ کی تزکیاتی اور کرداری جہات

"حجۃ اللہ البالغہ" کا خصوصی مطالعہ

Purificational and Ethical Aspects of the Prophetic Sīrah in Social Organization: A Focused Study of *Hujjat Allāh al-Bālighah*

ڈاکٹر شاہ جنید احمد ہاشمی

کلیہ اصول الدین، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract

This research examines the spiritual-purification (tazkiyah) and character-building dimensions of the Prophetic biography (Sīrah), which constitute one of the fundamental pillars in the formation of the Islamic social system. The Messenger of Allah ﷺ did not merely present a structured system of worship and law; rather, he established a strong and harmonious society built upon purification of the soul, moral refinement, and the nurturing of a righteous individual—one who creates a positive impact within his surroundings.

This study situates the subject within the comprehensive reformist vision of Shah Waliullah al-Muhaddith al-Dehlawi (1703–1762), one of the foremost revivalists of the Indian subcontinent. He is among the scholars who approached the Sīrah with a *maqāṣid-based* understanding, presenting a coherent framework in which individual purification becomes the foundation for community-building. His intellectual vision clarifies a holistic model of social reform rooted in the Prophetic example.

Keywords: Prophetic Sīrah, Moral and Character Formation, Islamic Social Order, Shah Waliullah Dehlawi, *Hujjat Allāh al-Bālighah*, Objectives of the Prophetic Biography, Prophetic Model of Reform, Moral Psychology in Islam

موضوع کا تعارف

یہ تحقیق سیرتِ نبویؐ کے تزکیاتی اور اخلاقی پہلو کا مطالعہ کرتی ہے، جو اسلامی معاشرتی نظام کی تشکیل کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے صرف عبادات یا قوانین کی ایک منظم شریعت ہی پیش نہیں کی بلکہ ایک ایسا

مضبوط اور ہم آہنگ معاشرہ بھی قائم کیا جو تزکیۂ نفس، اخلاقی اصلاح اور انسانِ صالح کی تعمیر پر استوار تھا—ایسا انسان جو اپنے ماحول میں مثبت اثر پیدا کرتا ہے۔

یہ مطالعہ اس موضوع کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (1703–1762ء) کی جامع اصلاحی فکر کے تناظر میں مرتب کرتا ہے۔ شاہ ولی اللہ برصغیر کے عظیم مجددین میں سے ہیں اور اُن علما میں شامل ہیں جنہوں نے سیرتِ نبویؐ کو مقاصدی انداز میں سمجھا، جہاں فرد کی تزکیہ کے ذریعے معاشرہ سازی کا مربوط نظریہ پیش کیا جاتا ہے۔ دہلویؒ کا یہ وژن معاشرتی اصلاح کے اُس مکمل ماڈل کو واضح کرتا ہے جو سیرتِ نبویؐ پر قائم ہے۔

اہمیتِ موضوع

- یہ تحقیقی کام دہلویؒ کے اُس منفرد منہج کو واضح کرتا ہے جو روحانی سلوک اور سماجی جہت کو ایک وحدت میں جمع کرتا ہے، نیز سیرتِ نبویؐ کے تزکیاتی مقاصد اور ان کے معاشرتی تشکیل میں کردار کے حوالے سے علمی ذخیرے میں اضافہ کرتا ہے۔
- اسلامی زاویے سے اخلاقی و تربیتی سماجیات (Sociology of Ethics & Education) کی بنیادوں کو مضبوط کرتا ہے۔
- ایک ایسا تربیتی و اخلاقی ماڈل فراہم کرتا ہے جو جدید معاشرتی بحرانوں مثلاً سماجی انتشار، اخلاقی کمزوری، اور اقدار کے تزلزل کے حل میں مددگار ہو سکتا ہے۔
- یہ دکھاتا ہے کہ فرد کا تزکیہ کس طرح معاشرتی اصلاح کا بنیادی نقطۂ آغاز بنتا ہے، جیسا کہ سیرتِ نبویؐ اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی سوچ میں نمایاں ہے۔
- اخلاق کو فردی صفات کے بجائے معاشرتی ڈھانچے کی محرک قوت کے طور پر دیکھنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- یہ واضح کرتا ہے کہ مجددین خصوصاً شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے کس طرح سیرتِ نبویؐ کی تعبیر کو اصلاحی و تجدیدی زاویے سے پیش کیا۔

- سیرت میں موجود اس گہرے مقاصدی پہلو کو اُجاگر کرتا ہے جو عبودیتِ الٰہی اور تعمیرِ زمین کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔

مسئلۂ تحقیق (Research Problem)

اس تحقیق کا مرکزی سوال یہ ہے:

سیرتِ نبویؐ کے وہ کون سے تزکیاتی اور اخلاقی پہلو ہیں جو اسلامی معاشرتی نظام کی تشکیل میں کردار ادا کرتے ہیں، اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے کس فکری و اصلاحی تصور کے ساتھ ان پہلوؤں کو نئے تناظر میں سمجھا اور معاشرتی تعمیر میں ان کی اہمیت کو نمایاں کیا؟

اس مرکزی سوال سے چند ذیلی سوالات پیدا ہوتے ہیں:

1. سیرتِ نبویؐ میں تزکیہ اور اخلاق کا مفہوم کیا ہے اور یہ انسان و معاشرہ سازی میں کس مقام پر فائز ہیں؟
2. شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فکری و علمی منطلقات کیا ہیں جن کی بنیاد پر انہوں نے سیرتؐ کا مطالعہ کیا؟
3. شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے فرد کے تزکیے اور معاشرتی اصلاح کے درمیان کس طرح ربط قائم کیا؟
4. سیرتِ نبویؐ کے مقاصدی فہم میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی علمی شمولیت کیا اضافہ کرتی ہے؟
5. ان کی فکر کو معاصر سماجی مسائل کے حل میں کیسے بروئے کار لایا جاسکتا ہے؟

منہجِ تحقیق: (Research Methodology)

یہ تحقیق استقرائی (Inductive) اور تحلیلی (Analytical) مناہج پر مبنی ہے۔ اس کے تحت:

- شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی تحریروں — خصوصاً *حجۃ اللہ البالغہ* — میں مذکور سیرتِ نبویؐ کے تزکیاتی و سماجی مباحث کا تجزیہ کیا جائے گا۔
- سیرتِ نبویؐ کے تزکیاتی اور اخلاقی پہلوؤں کو بنیادی ماخذ سے استقراء کے ذریعے اخذ کیا جائے گا۔
- شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی فکر کو ان پہلوؤں کے ساتھ تطبیقی انداز سے سمجھا جائے گا۔

تحقیق کے مرکزی محاور اور نکات، فکرِ دہلوی کے تناظر میں فرد و معاشرہ میں سیرتِ نبویؐ کے تزکیاتی و اخلاقی پہلو اور سیرتِ نبویؐ بطور بنیادِ نظامِ اجتماعی ہیں۔ خاتمہ میں نتائج، سفارشات اور مستقبل کی تحقیق کے امکانات پیش کئے جائیں گے۔

تمہید

عموماً یہ سمجھا گیا ہے کہ مؤلف حجۃ اللہ البالغہ نے سیرت کو اپنے مباحث اور فلسفہ اسرار دین و علم رموز شریعت کے محوری ابواب میں آمیخت نہیں فرمایا [1] جبکہ ہمارے خیال میں آپ نے سیرت کو جس تاریخی تسلسل کے ساتھ امام فلسفہ و عمرانیات ابن خلدون سے کئی قدم آگے بڑھ کر پورے دین اور پوری شریعت کے ظاہر کے پیچھے مستور باطن کے طور پر اجاگر کر کے گویا اسرار سیرت اور عرفانیات سیرت کو ظاہر و باہر کیا ہے [2]۔

حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ سیرت طیبہ کو ایک جامع تمدنی ڈھانچہ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ آپ نے اس کے لیے فرد کے انفرادی تزکیاتی عمل کو اجتماعی سماجی اور سیاسی نظم میں دکھانے کے لیے نبی علیہ السلام کے علوم و معارف اور عملی طریقہ کار کو ایک مرتب علمی ڈھانچہ اور منہج کی شکل میں پیش کیا ہے۔

شاہ صاحب سیرت کو علوم و آیات النبی کی اصطلاح کے تحت بیان کرتے ہیں [3]۔ آپ، سیرت نبوی اور عہد رسالت کو سلسلہ انبیاء کی تمام شریعتوں اور ان کی عملی جد وجہد، قوانین اور قواعد کا تسلسل قرار دے کر تاریخ اسلامی میں ہر

---

[1] – محمد یاسین مظہر صدیقی، شاہ ولی اللہ کا فلسفہ سیرت، صفحہ 88۔

Ṣiddīqī, Muḥammad Yāsīn Maẓhar. Shāh Walī Allāh kā Falsafah-yi Sīrat, 88.

[2] – شاہ صاحب نے نبوی تاریخ یعنی سیرت پاک کو ابن خلدون کے مطابق نہ صرف بیان تاریخ کو باطنی تاریخ کے ساتھ اجاگر کرنے بلکہ اسے پورے دین اور شریعت کے ملکوتی رموز و فلسفہ کے عملی ظہور کے طور پر سامنے لایا ہے۔ ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، مطبعہ مصطفی مصر، غیر مورخہ، 35 تا 41 بحوالہ محمد یاسین مظہر صدیقی، شاہ ولی اللہ کا فلسفہ سیرت، صفحہ 91۔

Shāh Ṣāḥib has presented the Prophetic history (Sīrah), in accordance with Ibn Khaldūn's methodology, not only by highlighting the external historical narrative alongside the internal history but also as the practical manifestation of the celestial secrets and philosophy of the entire religion and Shari'ah. Transliteration: Ibn Khaldūn. Muqaddimah Ibn Khaldūn. Egypt: Maṭbaʿah Muṣṭafā, n.d., 35–41, cited in Ṣiddīqī, Muḥammad Yāsīn Maẓhar, Shāh Walī Allāh kā Falsafah-yi Sīrat, 91.

[3] – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، بیروت: دار الجیل، 2005ء، 1/62۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah. Beirut: Dār al-Jīl, 2005, 1/62.

دم رواں، پیہم دواں اور مسلسل حرکت پذیر زندگی، تہذیب انسانی اور تمدن اسلامی کے ناقابل انقطاع نظریہ کے طور پر پیش کرتے ہیں[4]۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے علوم و معارف کو بالکل نئی طرح میں پیش کیا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کے دو حصے ہیں۔

پہلے حصے میں تمام شرائع کے قواعد کلیہ اور دوسرے حصے میں نبوی علوم و معارف اور سیرت کی روشنی میں اسلام کے عملی نظام کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

شاہ ولی اللہ تمام شرائع کے قواعد اساسیہ اور شریعت اسلام کے احکام کا نبوی سیرت میں ظہور، دو امور میں منحصر کرتے ہیں:

1. آپ کے نزدیک تمام شرائع اور شریعت محمدی کا ظہور، نبوی سیرت میں قوانین بر واثم یا معروف و منکر کے تعین کی شکل میں ہوا ہے[5]۔

2. تمام شرائع اور اسلامی شریعت کا نبوی قالب، سیاست قومی و ملی کی تشکیل اور اس میں ارتفاقات کے ارتقاء کی صورت میں سامنے آیا ہے[6]۔

(جدیدیت کے آغاز سے حکومتوں کا فرد کی زندگی میں رسوخ اور ریاستی اداروں کی انفرادیت پر گرفت بہت وسیع اور مضبوط ہوئی ہے۔ اب ہر شخص کی ذاتی زندگی بھی پالیسی کا موضوع بن گئی ہے۔ دور جدید سے ریاستی ڈھانچے نے فرد کی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہونا شروع کیا ہے۔)

Since the onset of modernity, the influence of governments on individual life and the grip of state institutions over individuality have become very vast and strong. Now, the private life of every person has also become a subject of policy. From the modern era, the state structure has begun to influence every aspect of an individual's life .

4 - ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، (بَاب اتِّفَاق النَّاس علی اُصُول الارتفاقات)، 1/62، 99۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah (Bāb Ittifāq al-Nās ʿalā Uṣūl al-Irtifāqāt), 1/62, 991 .

5 - شاہ صاحب کے نزدیک بر واثم کا یہ سارا اسٹرکچر چار امور کی معرفت سے تشکیل پاتا ہے کائنات کیا ہے انسان کا مقام کیا ہے کائنات اور خالق کی کائنات کا باہمی تعلق اور خود انسان کے جسم روح کے تقاضے کیا ہیں؟

According to Shāh Ṣāḥib, this entire structure of piety (birr) and sin (ithm) is formed through the knowledge of four matters: what is the universe? What is the station of man? What is the mutual relationship between the universe and the Creator of the universe? And what are the requirements of man's own body and soul?

6 - ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 1/62، 99۔

شاہ صاحب کے اس استقراء واستنتاج سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک نبی علیہ السلام کے جملہ علوم و معارف اور انسانوں سے تعامل کی اساس انسان کی تربیت، کائناتی حیثیت، اس کے جسم روح کے تقاضوں کے اجتماع اور معروف اور منکر کے تعین جیسے امور ہیں گویا شاہ صاحب نبوی سیرت کو تمام انبیاء کے شرائع کی جامع شکل کے طور پر بایں طور دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت عمومی اور کل انسانوں کے لیے آپ کی رسالت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سیرت اور تعامل سے ایسے افراد اور قوانین تشکیل دیں جو بلا تفریق مذہب و نسل تمام بنی نوع انسانی کی فلاح و بہبود کی صلاحیت کے قابل ہوں[7]۔

گویا شاہ صاحب کے نزدیک نبوی علوم و معارف اور سیرتِ طیبہ کا اطلاقی پہلو انسانی برادری کو نیکی و بدی کے عالمی ضابطے کی تربیت کے حوالے سے ہے۔

شاہ صاحب نے اپنی کتاب کے **دوسرے حصے** کو نبوی معارف کے استقرا و تحلیل کے لیے خاص فرمایا ہے۔ یہاں یہ نقطہ بہت اہم ہے کہ حجۃ اللہ البالغہ کا دوسرا حصہ گویا نبوی طرز عمل اور سیرت کے علمی منہج کے بیان پر مشتمل ہے اور یہ نقطہ بھی بہت اہم ہے کہ شاہ صاحب، نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت طیبہ کو نظام عالم کے ایک تربیتی، کرداری اور اخلاقی جہت میں منحصر دیکھتے ہیں۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 1/62, 99.
وَرَابعهَا أَن النَّبِي إِذا بعث فِي النَّاس، وَأَرَادَ الله تَعَالَى ببعثه لطفا بهم وتقريبا لَهُم إِلَى الْخَيْر، وَأوجب طَاعَته عَلَيْهِم صَار الْعلم الَّذِي يُوحى إِلَيْه متشخصا متمثلا، وامتزج بهمة هَذَا النَّبِي ودعائه وَقَضَاء الله تَعَالَى بالنصر لَهُ، فتأكد وَتحقّق. أما المجازاة فِي الْوَجْهَيْنِ الْأَوَّلين ففطرة فطر الله النَّاس عَلَيْهَا، وَلنْ تَجِد لفطرة الله تبديلا، وَلَيْسَ ذَلِك إِلَّا فِي أصُول الْبر والاثم، وكلياتها دون فروعها وحدودها، وَهَذِه الْفطْرَة هُوَ الدّين الَّذِي لَا يخْتَلف باخْتلَاف الاعصار، والأنبياء كلهم مجمعون عَلَيْهِ:1/62-

7 – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 2/234۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 2/234.
اعْلَم أَن من أعظم الْمَقَاصِد الَّتِي قصدت ببعثة الْأَنْبِيَاء عليهم السلام دفع الْمَظَالِم من بَين للنَّاس، فان تظالمهم يفْسد حَالهم، ويضيق عَلَيْهِم-

شاہ صاحب نے یہاں اپنے استقرا کی روشنی میں نبوی معارف سیرت کو 10 حصوں میں تقسیم کیا ہے[8]۔ ان میں سے پہلے چار آپ کی اصطلاح میں وہ ہیں جن کا تعلق تبلیغ الرسالہ سے ہے اور یہ سوسائٹی کی تشکیل کے لیے اساسیات کا درجہ رکھتے ہیں۔ شاہ صاحب کے نزدیک نبی علیہ السلام کی سیرت کا یہ پہلو واجب الاتباع ہے اور ان معارف کا مصدر وحی الٰہی ہے اور امت کے لیے ان چار علوم کی اساس پر معاشرہ کی تشکیل دینا لابدی ہے[9]۔

یہاں یہ نقطہ بھی اہم ہے کہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پوری جہت افراد سازی، تربیت اور کرداریت پر مبنی ہے۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک چونکہ سیرت رسول کا یہ پہلو خالصتا کرداری، تزکیاتی اور تربیتی ہے بنابریں اس میں رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس قوانین کے نفاذ کے لیے آسمانی اتھارٹی آپ علیہ السلام اس جہت میں خلافت ظاہرہ اور باطنہ دونوں کا مرکز اور محور ہوناہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اس اتھارٹی کے حوالہ سے سرمو انحراف کر سکیں۔

شاہ صاحب اس کرداری اور تزکیاتی جماعت کی مکی تشکیل میں نبوی اتھارٹی کو خلافت باطنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ مکی دور میں جہاں ظاہری طور پر حکمرانی ابوجہل اور اس کی زبانیہ کے پاس تھی، تمام لوگ پارٹی ڈسپلن کے اعتبار سے حضور کی باطنی خلافت کے پابند تھے۔

گویا مکی دور میں خلافت باطنہ، تربیت و تعلیم اور تزکیہ کے حوالے سے تھی جس میں سب تعمیر شخصیت کے حوالہ سے نبوی اتھارٹی کی پیروی کے پابند تھے تاآنکہ مدنی دور میں میثاق مدینہ کے تحت مدینہ کی تمام سیاسی پارٹیوں سے نبوی اتھارٹی کی ظاہری شکل بھی منوالی گئی اس کی دلیل "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" ہے

شاہ صاحب کے بیان کردہ سیرت کی یہ چار جہات درج ذیل ہیں

[8] – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، المبحث السَّابع مَبْحَث استنباط الشَّرَائِع من حَدِيث النَّبِي صلى الله عليه وسلم، بَاب بَيَان أَقسَام عُلُوم النَّبِي صلى الله عليه وسلم، 1/223۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, al-Mabḥath al-Sābiʿ, Bāb Bayān Aqsām ʿUlūm al-Nabī, 1/223.

[9] – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 1/223۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 1/223.

اعْلَم أَن مَا رُوِيَ عَن النَّبِي صلى الله عليه وسلم، وَدون فِي كتب الحَدِيث على قسمَيْنِ. أَحدهمَا مَا سَبيله سَبِيل تَبْلِيغ الرسَالَة، وَفِيه قَوْله تَعَالَى: {وَمَا آتَاكُم الرَّسُول فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُم عَنهُ فَانْتَهوا}۔

1۔علوم المعاد وعجائب الملکوت

امام شاہ ولی اللہ کے نزدیک نبی جو کہ نظام کی اتھارٹی اور مقنن وشارع ہیں لہذا فرد کی کرداریت کی تشکیل کے اخروی پہلو کی جملہ تفصیلات طے فرمائیں۔ نبی علیہ السلام، معاد کے مبنی بر وحی علوم نیز عالم ناسوتی کے باطنی نظام یعنی عجائبات ملکوتی کی جملہ تفصیلات پر مطلع تھے کیونکہ بطور اتھارٹی آپ کے پاس نظام کے ظاہری اور باطنی میکانزم کی جملہ تفصیلات بیک اینڈ پر موجود ہونا ضروری ہے اور یہ عجائبات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی مشاہدہ اجتہاد یا حواس ظاہرہ یا کسب سے نہیں بلکہ علوم غیبیہ پر مشتمل ہیں[10]۔ آخرت کے یہ احوال واثار نبوی تزکیاتی منہج کے اساسی علوم ہیں جو فرد اور بعد ازاں معاشرہ کی تشکیل میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

2۔ضبط شرائع وعبادات وارتفاقات

شاہ صاحب کے نزدیک تزکیہ نفس کا ایک اجتماعی تناظر ہے جسے وہ ریاست کے قیام اور تشکیل کی شکل میں سامنے لاتے ہیں گویا شاہ صاحب کی نزدیک اجتماعی تزکیہ کا ظہور سیرت کی ان جہتوں سے ہوتا ہے جنہیں حضور علیہ السلام نے الہی احکام کو معمول میں لا کر ظاہر فرمایا اور وہ آئینی اور دستوری احکام جنہیں قران میں فراہم کیا گیا تھا ان کی تشریحات اور تفصیلات آپ کے ذریعے طے کروائی گئیں۔

اس میں عبادات کا پورا سٹرکچر، فرد کی انفرادی کردار سازی، خاندان کی تشکیل، اقامت خلافت اور سیاست ملیہ کے تمام اصولوں کو معاہدات وسیر نبوی کی روشنی میں سامنے لائے ہیں۔ لیکن شاہ صاحب اس سارے پروسیجر کو سیرت کے کرداری اور اجتماعی تزکیہ کے تناظر کے ساتھ مربوط کرتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً شاہ صاحب کے نزدیک قوانین جنگ کی

10 – ولی الله دہلوی، حجة الله البالغة ، 223/1۔ مِنْهُ عُلُوم المعادو عجائب الملكوت، وَهَذَا كُله مُسْتَند إِلَى الْوَحْي، وَمِنْه شرائع وَضبط للعبادات والارتفاقات بِوُجُوه الضَّبْط الْمَذْكُورَة فِيمَا سبق۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 1/223.

پاسداری، ظلم وتعدی کی ممانعت، جہاد کی شرائط اور عدل وقسط کے قیام کے جملہ امور نبوی سیرت کے طے شدہ منظومہ کے تحت ہو گا[11]۔

3۔ انسانوں کے دائمی حقوق (مصالح مرسلہ ومقاصد مطلقہ) کا تحفظ

سیرت پاک کی تیسری جہت وہ ہے جس میں نبی علیہ السلام نے انسانیت کے لیے قائم کیے جانے والے نظام میں مصالح مرسلہ و مقاصد مطلقہ جو وقتی نہ ہوں بلکہ دائمی ہوں اور کل انسانوں کے لیے بلا تفریق مذہب و نسل ہوں، پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ جیسے انسانیت کے لیے بیان کردہ نبوی اخلاقیات کو شاہ ولی اللہ نے اپنے استقراء سے چار میں منحصر فرمایا ہے طہارت، اخبات الی اللہ، سماحت اور عدالت[12]۔

---

[11] – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 229/2۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 2/229.

البتہ شاہ صاحب کے نزدیک سیرت کی یہ جہت جہاں وحی الہی پر قائم ہے وہاں کچھ نبوی اجتہادات بھی اس میں شامل ہیں تاہم وہ اجتہادات معصوم ہیں کیونکہ نبی کو خطا پر باقی نہیں رکھا جاتا (عصمہ عن الخطاء (پھر اس کی مثالیں ذکر کی گئی ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ نبی کے ان اجتہادات کا مبنی بر نص ہونا ضروری نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر شرائع جملہ کے مقاصد کی بنا پر حضور ذاتی اجتہاد فرما سکتے ہیں (اس سلسلے میں شاہ صاحب نے شریعت تسہیل وتدریج اور إحکام پر مستقل بات کی ہے) یہ گویا مجتہد مطلق سے بھی اوپر کا اجتہاد ہے۔

However, according to Shāh Ṣāḥib, while this dimension of Sīrah is based on Divine revelation, it also includes some Prophetic ijtihādāt (legal reasonings). Nonetheless, those reasonings are infallible because a Prophet is not allowed to remain in error (ʿismah ʿan al-khaṭāʾ). Examples are then mentioned, and it is stated that it is not necessary for these Prophetic reasonings to be based on a literal text; rather, moving beyond that, the Holy Prophet can exercise personal ijtihād based on the general objectives of the Shari'ah. (In this context, Shāh Ṣāḥib has discussed Shari'ah's facilitation, gradualism, and consolidation independently). This is, as it were, an ijtihād even superior to that of a Mujtahid Muṭlaq.

[12] – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 1/112 وما بعدھا۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 1/112 et seq.

اور شاہ صاحب ان کے اضداد جو تعمیر شخصیت اور تشکیل نظام میں بنیادی رکاوٹیں ہیں کو مفصل بیان کرتے ہیں۔

And Shāh Ṣāḥib explains in detail their opposites, which are fundamental obstacles in character building and system formation.

یہاں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ شاہ ولی اللہ نے نبوی سیرت کی اس جہت کو بالکل ایک نئی طرح میں پیش کیا ہے اور حضور کی سیرت کے اس پہلو کو اپنے اجتہاد سے ان اخلاق اربعہ میں متعین فرمایا ہے۔ یہ کل انسانیت کے لیے نبوی سیرت کی اخلاقی اور تربیتی شکلیں ہیں[13]۔

4۔ فضائل اعمال اور مناقب عمال

شاہ صاحب مذکورہ انسانی قدروں پر مشتمل نظام کے قیام کی معاون قوتوں کے لیے مراعات و فضائل اور ان کو پامال کرنے والوں کے لیے ترھیب کا پہلو سامنے لائے ہیں[14]۔

نبوی سیرت کے ان چار پہلوؤں کو شاہ صاحب نے بڑی اہمیت دی ہے۔ شاہ صاحب کے نزدیک ان پر مبنی کرداریت سے مطلوب سوسائٹی کے قیام کی تشکیل ممکن ہو گی اور ایسے نظام کا قیام امت کے افراد و ریاست پر وجوب کے درجے میں ہے۔ ان معارف سیرت کے علاوہ سیرت کی چھ جہات، اضافی، استحبابی، ذوقی، اباحی اور وقتی نوعیت کی ہیں لہذا ان میں وجوب ماننا غلو فی الاتباع کے مترادف ہے۔

یہ امور ندب و استحباب کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان میں 1۔ امور طبیہ 2۔ امور تجربیہ 3۔ قومی اعراف و عادات، 4۔ ذاتی عادات 5۔ جزوی اور وقتی مصلحتیں اور 6۔ وقتی اور مخصوص واقعات اور فیصلے شامل ہیں[15]۔

---

13 – ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 1/224۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 1/224.

ان کی عبارت یہ ہے بمعنی ان اللہ علمه قوانين الارتفاق فاستنبط منها حكمه وجعل فيها كليه۔

His phrasing is: "Meaning that Allah taught him the laws of socio-economic management (irtifāq), so he deduced wisdom from them and established universal principles therein".

14 – کیونکہ خشک قوانین باعث نفاذ نہیں ہوتے بلکہ یہ ایک ظالمانہ اور مبنی بر آمریت ماحول ہوتا ہے۔ شاہ صاحب کے نزدیک یہ فضائل بعض تو مبنی بر وحی ہیں اور بعض حضور کے اجتہادات۔

Because dry laws are not the cause of implementation; rather, it creates an oppressive and dictatorship-based environment. According to Shāh Ṣāḥib, some of these virtues are based on revelation and some are the Prophet's ijtihādāt.

15 – وَثَانيهمَا مَا لَيْسَ من بَاب تَبْلِيغ الرسَالَة، وَفِيه قَوْله صلى الله عليه وسلم: " إِنَّمَا أَنا بشر إِذا أَمرتكُم بِشَيْء من دينكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذا أَمرتكُم بِشَيْء من رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنا بشر " وَقَوله صلى الله عليه وسلم فِي قصَّة تأبير النّخل: " فاني إِنَّمَا ظَنَنْت ظنا، وَلَا تؤاخذوني بِالظَّنِّ، وَلَكِن إِذا حدثتكم عَن الله شَيْئا، فَخُذُوا بِهِ، فَإِنِّي لم أكذب على الله " فَمِنْهُ الطِّبّ، وَمِنْه بَاب قَوْله صلى الله عليه وسلم " عَلَيْكُم بالأدهم الأقرح " ومستنده التجربة،

خاتمہ

شاہ صاحب کے نقطہ نظر میں فرد کی تعمیر شخصیت ایک ابتدائی ارتقاق ہے جو بعد ازاں خاندان، ریاست اور بین الاقوامی دائروں میں اجتماعی طور پر تشکیل پاتا ہے ان کے نزدیک فرد کی ذاتی اصلاح ایک اجتماعی تزکیاتی دائرے کے انتظامی ڈھانچے کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ ان کے نزدیک افراد کا تزکیہ ایک انفرادی عمل نہیں بلکہ اس سماج میں وقوع پذیر ہوتا ہے جہاں ریاستی عدل، امن، خوشحال معیشت اور عمومی انسانی فلاح کے اصول کارفرما ہوں۔ فرد کا تزکیہ ریاست کے تزکیے کے بغیر ممکن نہیں، اور ریاست کا تزکیہ دین کے ریاستی نفاذ کے بغیر ادھورا ہے۔ حرف آخر کے طور پر جو بات کہی جاسکتی ہے یہ ہے کہ شاہ صاحب نے ریاستی اور اجتماعی دائرے میں سیرت طیبہ کے تزکیاتی عمل کے نفوذ کی جو ترتیب متعین فرمائی ہے وہ آپ کے نزدیک حیات طیبہ کے اطلاقات ہیں جن سے دین، سیاست اور اخلاقیات ایک وحدت میں ڈھل جاتے ہیں۔

چند اہم نتائج اور سفارشات

- **سیرتِ نبوی ﷺ کا تزکیاتی و اخلاقی پہلو اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔**

تحقیق سے واضح ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرد کے باطنی تزکیے اور بیرونی کردار کی اصلاح کو معاشرتی نظم کے قیام کا نقطۂ آغاز بنایا۔

- **تربیتِ فرد اور اصلاحِ معاشرہ ایک باہمی جڑا ہوا عمل ہے۔**

سیرت اور دہلویؒ کی فکر میں یہ حقیقت نمایاں ہے کہ معاشرہ اسی وقت سنورتا ہے جب فرد کی اخلاقی تطہیر اور کردار سازی مضبوط ہو۔

- **شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے سیرت کو ایک مقاصدی فریم ورک میں پیش کیا۔**

ان کے نزدیک سیرت کا اصل مقصد انسان کو ایسا صالح فرد بنانا ہے جو معاشرتی فلاح، عدل، توازن اور ہم آہنگی میں کردار ادا کرے۔

وَمنْه مَا فعله النَّبِي صلى الله عليه وسلم على سَبِيل الْعَادة دون الْعبَادَة وبحسب الِاتِّفَاق دون الْقَصْد، وَمنْه مَا ذكره كَمَا كَانَ يذكرهُ قومه كَحَدِيث أم زرع وَحَدِيث خرافة وَهُوَ قَول زيد بن ثَابت حَيْثُ دخل عَلَيْه نفر، فَقَالُوا لَهُ حَدثنَا أَحَادِيث رَسُول الله صلى الله عليه وسلم قَالَ: " كنت جَاره، فَكَانَ إِذا نزل عَلَيْه الْوَحْي بعث إِلَيّ، فكتبته لَهُ، فَكَانَ إِذا ذكرنَا الدُّنْيَا ذكرهَا مَعنا، وَإِذا ذكرنَا الْآخِرَة ذكرهَا مَعنا، وَإِذا ذكرنَا الطَّعَام ذكره مَعنا، فَكل هَذَا أحدثكُم عَن رَسُول الله صلى الله عليه وسلم، وَمنْه مَا قصد بِهِ مصلحَة جزئية يَوْمئِذ وَلَيْسَ من الْأَمر اللَّازِمَة لجَمِيع الْأمة، وَذَلِكَ مثل مَا يَأْمر بِهِ الْخَلِيفَة من تعبئة الجيوش وَتَعْيين الشعار، وَهُوَ قَول عمر رَضِي الله عَنهُ: مَا لنا وللرمل كُنَّا نتراءى بِهِ قوما قد أهلكهم الله، ثمَّ خشِي أَن يكون لَهُ سَبَب آخر، وَقد حمل كثير من الْأَحْكَام عَلَيْه كَقَوْلِه صلى الله عليه وسلم: " من قتل قَتِيلا فَلهُ سلبه " وَمنْه حكم وَقَضَاء خَاص، وَإِنَّمَا كَانَ يتبع فِيهِ الْبَينَات والايمان وَهُوَ قَوْله صلى الله عليه وسلم لعَلي رَضِي الله عَنهُ: " الشَّاهِد يرى مَا لَا يرَاهُ الْغَائِب ".

ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، 224/1۔

Dihlawī, Walī Allāh. Ḥujjat Allāh al-Bālighah, 1/224.

- **تزکیہ محض روحانی عمل نہیں بلکہ معاشرتی اصلاح کا ذریعہ ہے۔**

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے مطابق اخلاق، عدل اور تزکیہ سماج کی تشکیلِ نو کے بنیادی محرکات ہیں، جن کے بغیر نہ ریاست مستحکم ہو سکتی ہے اور نہ معاشرہ۔

- **سیرتِ نبویؐ کے تزکیاتی اصول آج کے سماجی بحرانوں کا حل فراہم کرتے ہیں۔**

جدید دور کی اخلاقی کمزوری، انتشار، مادیت اور فردیت (individualism) کا علاج سیرت کے تزکیاتی اور اخلاقی ماڈل میں موجود ہے۔

- **تزکیہ اور اخلاق کو جدید سماجی علوم کے ساتھ مربوط کیا جائے۔**

تعلیمی اداروں میں اخلاقی تربیت کو سماجیات، نفسیات اور تعلیم کے جدید مباحث سے جوڑ کر پیش کیا جائے۔

- **شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فکری ماڈل پر مزید تحقیقی کام کیا جائے۔**

خاص طور پر ان کی سیرت فہمی، اخلاقی فلسفہ، اور معاشرتی اصلاح کے اصولوں کو جدید تناظر میں Systematic انداز میں دوبارہ پیش کیا جائے۔

- **معاشرتی مسائل کے حل میں سیرت کو پالیسی سطح پر شامل کیا جائے۔**

فیملی سسٹم، نوجوانوں کی تربیت، کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور ادارہ جاتی اخلاق کے لیے سیرت سے رہنما اصول اختیار کیے جائیں۔

- **سیرت اور دہلویؒ کی فکر میں موجود 'فرد سے معاشرہ' ماڈل کو اپنایا جائے۔**

اصلاح کا آغاز فرد کے باطن سے کر کے اجتماعی سطح تک پہنچایا جائے۔ یہی نبی کریم ﷺ اور شاہ صاحبؒ کا منہج ہے۔

- **مزید تحقیقی امکان پر کام کیا جائے جیسے:**
    - سیرت کے مقاصدی پہلو اور سماجی تشکیل
    - جدید اخلاقی تھیوریز (ethics theories) کے ساتھ تقابلی مطالعہ
    - تزکیہ، نفسیات اور اخلاقی تربیت کا بین العلومی جائزہ